# اسلام خود کو منواتا ہے

## (ہندو مصنفہ کملاداس کے قبول اسلام کے تناظر میں)

ڈاکٹر محمد عارف شہزاد' چیئرمین سلفیہ اکیڈمی فیصل آباد

**13** دسمبر سوموار کی جنگ اخبار میں نومسلمہ ہندو مصنفہ کملاداس کے قبول اسلام کی خبر پڑھ کر نہایت ہی خوشی ہوئی۔ قبول اسلام کے بعد کملاداس نے اپنا نام ثریا رکھ لیا ہے۔ قبول اسلام کی باقاعدہ تقریب **23** دسمبر کو ''تھیرووانتھاپورم'' کی پلائم مسجد میں منعقد ہوگی۔

بعد ازاں نومسلم مصنفہ نے اپنے خیالات میں کہا کہ اللہ میرا معبود' محمدؐ میرے رسولؐ ہیں۔ ہندوؤں نے مجھے دکھ دیئے۔ اسلام عورت کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ہندو دیوتا گناہوں پر سزا دیتے ہیں اللہ معاف کرتا ہے۔ اپنے فیصلے پر مجھے ہندوؤں کے کسی رد عمل کی پرواہ نہیں۔ اسلام قبول کرنا میرا ذاتی فیصلہ ہے۔ میں نے قرآن پڑھنا سیکھ لیا ہے۔ رمضان المبارک تبدیلی کا مہینہ ہے۔

مصنفہ ثریا نے ان خیالات کا اظہار ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل کو باپردہ انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔ مزید برآں کہ اسلام عورت کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور میں تحفظ چاہتی ہوں۔ میں یتیم ہوں' میرا اس دنیا میں کوئی نہیں۔ میں نے ایک نئی دریافت کرلی ہے کہ اسلام محبت اور تحفظ فراہم کرنے والا مذہب ہے۔ ثریا نے کہا کہ میں ایک معاف کرنے والے اللہ کو چاہتی ہوں۔ اس نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ میں **27** سال سے اسلام قبول کرنے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

میں ہندوؤں کی چتا میں نہیں جلنا

**اسلام ایک دین فطرت ہے جو امن و آتشی' پیار و محبت' اخوت و الفت کا درس دیتا ہے۔**

چاہتی۔ اس نے کہا کہ میں ایک بیوہ ہوں' میرے بچے مجھ سے محبت نہیں کرتے لیکن میں محبت کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک تبدیلی کا مہینہ ہے۔ اس لئے میں نے بھی اپنے آپ کو تبدیل کر کے اسلام قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے کمرے سے دیوتاؤں اور دیویوں کی تصاویر اور مورتیاں اتار دی ہیں۔

انہوں نے اس امر پر دکھ کا اظہار کیا کہ ہندوؤں نے مجھے دکھ دیئے میرے سیکنڈلز بنائے اور اب اسلام قبول کر کے میں نے نیا جنم لیا ہے۔ انہوں نے اسلام کے متعلق تین نظمیں بھی لکھی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اپنے آبائی گاؤں نالیبات میں مسجد کا ارادہ ہے۔ ثریا کا کہنا ہے جب موذن کی آواز آئے گی تو اس کے بعد میرا آبائی گھر ہندوانہ تصور سے بدل جائے گا۔

قارئین کرام! آپ نے نومسلمہ مصنفہ سابقہ کملاداس موجودہ محترمہ ثریا کے خیالات کو پڑھا۔ اس سے محسوس ہوتا ہے کہ ثریا کو ہندو قوم کی جانب سے بے جا تنگ کیا گیا بلکہ مخصوص ہندوانہ ذہنیت کی بدولت مذہب کے استعمال کے روایتی گھناؤنے ہتھکنڈوں کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔

ثریا کا قبول اسلام ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے تقویت سے کم نہیں ہے۔ پوری دنیا اسلام کے حقیقی فلسفے کو سمجھ رہی ہے اور قبول اسلام کی رفتار بڑھ رہی ہے۔ ہندو مذہب ویسے بھی حکایات کا مجموعہ اور مذہبی پنڈتوں کی ذاتی تحریروں کا دین ہے۔ جس کی اصل اور حقیقت کوئی نہیں۔ جس کا اقرار بہت سے ہندو مصنف کر چکے ہیں۔ ہندو تاریخ کے بارہ میں کوئی نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ تھے یا ان کی تاریخی حیثیت کے بارہ میں صحیح تعین نہیں ہے بلکہ اس میں صحیح واقعات نہ ہونے کی بناء پر پیچیدگی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ اہل چین' اہل یونان اور عربوں

کے برعکس قدیم ہندوستان کے لوگ مورخ نہیں تھے۔

قارئین کرام! پوری دنیا کے غیر مسلم اقوام معیشت کی مضبوطی جیسے ہتھکنڈوں کا شکار ہو کر اخلاقی قیود سے یکسر آزاد ہو کر محض دولت کے حصول اور چمک میں پڑے مذہب سے نہ صرف دوری کا بھی شکار ہیں بلکہ اپنے اپنے مذہبوں کے بارہ میں نفرت بھی شدت اختیار کر رہی ہے۔ اسلام ایک دین فطرت ہے جو امن و آشتی' پیار و محبت' اخوت والفت کا درس دیتا ہے۔ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اخلاق اور درس و تدریس اور تبلیغ سے پھیلا ہے۔ جہاں اسلام کو تلوار سے خطرہ محسوس ہوا وہاں تلوار کا استعمال کیا گیا ہے ورنہ اسلام تلوار کا بے جا استعمال جائز نہیں کرتا۔ اسلام یہاں تک پر امن ہے کہ اگر آپ کی تلوار تلے آئے کافر نے بھی اسلام قبول کرنے کا عزم کیا اور کلمہ توحید کہہ دیا تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو بھی امان دی جائے۔

سلطان محمود غزنویؒ کے 17 حملے جو ہندوستان پر ہوئے آپ ان کی تفاصیل کو لیں آپ کو معلوم ہو گا کہ ہندوؤں کے مخصوص ذہنیت کے شکار لوگ کیسے کیسے عذاب میں مبتلا تھے۔ موجودہ دور میں ہندوستان میں تمام ہندو مخالف فرقوں اور جماعتوں کو خطرات لاحق ہیں۔ حال ہی کے واقعات کو لیں تو علم ہو گا کہ مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں پر بھی ہندوؤں نے کیا کیا ظلم کئے ہیں مسلمانوں کی املاک کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا' گھروں کو لوٹ لیا گیا' مذہبی فسادات میں مسلمانوں کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے جاتے ہیں۔

مسلمانوں کے بعد جب سے بی جے پی یعنی بھارتیہ جنتا پارٹی برسر اقتدار آئی ہے عیسائیوں کا جو حشر ہوا ہے وہ عالمی میڈیا کے سامنے ہے عیسائی ننوں کا برا حشر کیا حتیٰ کہ زنا تک کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔ پہلے مساجد کو جلایا جاتا تھا اب وہاں عیسائیوں کی عبادت گاہوں چرچ وغیرہ کو بھی جلایا گیا۔ ہندو ذہنیت کے شہکار ایل کے ایڈوانی اور اٹل بہاری واجپائی ایک مکمل ہندو سوچ کے آئینہ دار ہیں۔

ان حالات میں کملا داس کا قبول اسلام اسلام کی فتح ہے کیونکہ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ ثریا کا یہ کہنا کہ ہندو دیوتا گناہوں پر سزا دیتا ہے اور اللہ معاف کرتا ہے۔

ایک پتے کی بات ہے بلکہ ایک ایسا پوائنٹ ہے اگر حقیقی معنوں میں اسلام کا مطالعہ کیا جائے اور اسلام کے لازوال کارناموں کے علاوہ جزا و سزا کے قوانین کو پڑھیں تو معلوم ہو گا اسلام عفوو درگذر اور اجتماعیت و عالمگیریت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

**اسلام بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے جو آئندہ نصف صدی تک عیسائیت کے ہم پلہ ہو گا جبکہ اب بھی امریکہ میں عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب اسلام ہی ہے جو بڑی تیزی سے اپنے تاثرات کو امریکہ سمیت یورپی و مغربی ممالک پر مرتب کر رہا ہے۔**

اسلام کہتا ہے کہ انسان گناہ کرے تو اپنے اللہ سے معافی مانگ لے کیونکہ اللہ معاف کرنے والا ہے۔ قرآن شرک کو ناقابل معافی تصور کرتا ہے مگر مرنے سے قبل توبہ کی توفیق مل جائے تو معافی بھی دیتا ہے۔

ہندو مصنفہ کے قبول اسلام سے قبل بھی ایک ہندو اور سکھ اسلام کی حقانیت کے معترف رہیں ہیں۔ "عرب کا چاند" ایک ہندو مصنف کی ہے جبکہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کتاب ایک سکھ کی ہے۔

اب ثریا کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی یہ اسلام کے سچ ہونے کی دلیل ہے۔ اگر اسلام قبول کرنے والوں کی لسٹ بنائی جائے تو بہت طوالت اختیار کر جائے۔ انشاء اللہ بھارت میں اسلام پھیلتا ہی چلا جائے گا۔ روز بروز ہندوؤں میں قبول اسلام کا جذبہ بڑھ رہا ہے۔

ملی معیہ 15 اپریل 1989ء میں لکھتا ہے کہ ایک مسلمان اپنے گھر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص وہاں آیا۔ میں گورکھپور کا ایک برہمن ہوں۔ میرے دل میں کئی سال سے ایک کھٹک ہے۔ میں نے بہت سے پنڈتوں اور پادریوں سے پوچھا مگر مجھے اطمینان نہ ہو سکا۔ میں اس تلاش میں ہوں کہ آدمی کے لئے نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ مسلمان نے کہا کہ نجات کا راستہ ہے' خدا کو ایک ماننا' آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر تسلیم کرنا اور ان کے بتائے ہوئے راستہ کے مطابق آخرت کی فکر کرنا۔ برہمن نے کہا کہ میں اسلام کی ان تینوں ہی باتوں کو مانتا ہوں۔

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اتنے میں

مغرب کی اذان ہو گئی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز فضا میں گونجنے لگی۔ مسلمان نے کہا کہ چلئے مسجد میں چل کر نماز پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کیسے نماز پڑھوں گا۔ میں تو ہندو ہوں۔ مسلمان نے کہا کہ جب آپ اسلام کی ان تین بنیادی باتوں (توحید' رسالت' آخرت) کا اقرار کرتے ہیں تو آپ مسلم ہیں۔ وہ راضی ہو گئے اور وضوء کر کے مسلمان کے ساتھ مغرب کی نماز میں شریک ہو گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر ہم اسلام کی حقانیت اور اس کے اثرات و برکات و عوامل پر گہری توجہ دیں تو اس کا لازمی نتیجہ سوائے قبول اسلام کے اور کچھ نہیں۔

الحمدللہ پوری دنیا میں اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے امریکہ میں اسلام جس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اندازہ ہے کہ آئندہ نصف صدی تک عیسائیت کے ہم پلہ اسلام ہی ہو گا جبکہ اب بھی امریکہ میں عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب اسلام ہے۔ جو بڑی تیزی سے اپنے اثرات کو امریکہ سمیت یورپی و مغربی ممالک پر مرتب کر رہا ہے۔

امریکہ میں اس کے ثمرات کا نتیجہ ہی ہے کہ بل کلنٹن جو کٹر عیسائی اور صلیبی ذہن رکھنے والا اسلام دشمن ہے خود اپنے منہ سے کہہ رہا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ یہ بات رمضان المبارک کی آمد پر پیغام دیتے ہوئے کہی۔ بلکہ تاج برطانیہ کے ولی عہد شہزادہ چارلس عمان کے دورہ کے دوران ایک پر وقار تقریب سے گفتگو کرتے ہوئے اچانک اسلام کے ایک اہم ستون رکن "زکوٰۃ" کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت ہی واضح اور کھلے الفاظ میں کہا کہ زکوٰۃ کے نظام سے پوری دنیا کی تقدیر بدلی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظام معاشی توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ جو امیروں سے وصول کر کے غریبوں کو دیتا ہے۔ اس سے قبل بھی شہزادہ چارلس برطانیہ میں کئی مواقع پر اسلام کی تعریف کر چکے ہیں بلکہ اسلام کے خیالات و نظریات کو فی زمانہ مفید قرار دیا ہے۔ یہ اسلام کی برکات و ثمرات کے حقیقی ثمرات ہیں جو مسلم دنیا کے لئے از حد ضروری اور خود کو مغربی تسلط سے آزاد کرانے اور خود مختاری کی جانب گامزن ہونے کی دعوت بھی دیتے ہیں۔

مگر افسوس آج حقوق انسانی کی نام نہاد بدنام زمانہ رسوا کن نسوانی تنظیمات اسلام کو بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں۔ بالخصوص عاصمہ جہانگیر کا کام ہی شرفاء کی بچیوں کو شاہراہِ شیطان پر چلا کر پگڑیوں کو اچھالنا ہے۔ یہ سب تنظیمیں مغربی مفادات کے حصول اور انکے گھناؤنے شیطان صفت نظریات کو عام کرنے کے لئے ہیں کیونکہ مغرب کو علم ہے کہ اگر ہماری عورتیں عزت و عفت جیسے گوہر سے ہاتھ دھو چکیں ہیں تو کیوں نہ اس معاشرہ کو بھی تباہ کر دیا جائے جہاں پردہ' حیا' شرم اور تابع داری کے علاوہ وفا شعاری و قناعت پسندی موجود ہے۔

**اگر ہم اسلام کی حقانیت اور اس کے اثرات و برکات و عوامل پر گہری توجہ دیں تو اس کا لازمی نتیجہ سوائے قبول اسلام کے اور کچھ نہیں۔**

ایک امریکن فیشن ایبل خاتون کی داستان اسلام بیان کرتے ہیں:

روسنا توری (Rosana Da Latorre) ایک امریکن خاتون ہیں انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے پہلے وہ ایک فیشن ایبل لڑکی تھی۔ مگر اب وہ اسلامی طریقہ کے مطابق باحجاب زندگی گزار رہی ہے۔ ان کے قبول اسلام کے بارہ میں ان کا ایک خط امریکی مسلمانوں کے جریدہ "اسلامک ہورائزن" (Islamic Horizons) کے شمارہ دسمبر 1988ء میں شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ میں کیلی فورنیا کی ایک کیتھولک خاندان میں پیدا ہوئی میرے والدین بچپن میں مجھ کو چرچ لے جاتے تھے۔ وہاں میں دیکھتی تھی کہ لوگ مسیح کے سٹیچو (Statue) کے آگے جھک رہے ہیں مگر میرا دل کبھی اس پر راضی نہیں ہوتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں یہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ اس اسٹیچو کے اندر خدا ہے۔ (I did not associate deity to a Statue)

اس بناء پر میرے اور میرے خاندان کے درمیان کشمکش جاری رہتی تھی۔ تاہم میرا تلاش کا جذبہ ختم نہیں ہوا۔ میں نے مسیحیت اور دوسرے مذہبوں کا مطالعہ شروع کیا۔ مگر مجھے اطمینان حاصل نہ ہو سکا۔ اس وقت تک مجھے اسلام کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا اس کے بعد ایک چھوٹا سا واقعہ ہوا۔

ابوظہبی (عرب امارات) کی ایک مسلم خاتون علاج کے لئے لاس انجلز آئیں اس دوران میری ان سے ملاقات ہوئی۔ جب وہ واپس جانے لگی تو انہوں نے دعوت دی کہ میں اب ان کے ساتھ کچھ دنوں کے لئے ابوظہبی چلوں۔ اس طرح میں امریکہ سے ابوظہبی پہنچی۔ وہاں ایک روز میرے کان میں ایک نئی

آواز آئی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ اذان ہے۔ موذن بلند آواز سے کہہ رہا تھا۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے (اللہ اکبر۔ اللہ اکبر) اس نئی آواز نے خاتون کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ چرچ کے اندر انہوں نے دیکھا تھا کہ خدا ایک محدود اسٹیچو (Statue) کے روپ میں رکھا ہوا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ مسیحی چرچ کہہ رہا تھا کہ خدا چھوٹا ہے۔ یہاں یہ اعلان سنائی دیا کہ خدا بڑا ہے۔ امریکی خاتون کو چرچ کی بات غیر معقول اور خلاف واقعہ محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے مقابلہ میں مسجد کی بات پوری طرح معقول اور مطابق واقعہ نظر آئی۔ چرچ کا پیغام انہیں متاثر نہ کر سکا مگر مسجد کا پیغام ان کی فطرت کی آواز بن کر ان کے سینے میں اتر گیا۔

**The massage of the Adhan was Powerful. it hit my Heart like a bolt of lightening. This is what sparked any interest in Islam. (P.U.)**

خاتون موصوف لکھتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے اسلامی کتابوں کو پڑھنا شروع کیا۔ اسلامی کانفرنسوں میں شرکت کی اور قرآن کا مطالعہ کیا۔ الحمد للہ ' اللہ نے مجھے اسلام کی نعمت بخشی۔ میری پیاس آخری طور پر بجھ گئی۔ زندگی کے بارہ میں میرا پورا نقطہ نظر بدل گیا۔ اب مجھے پوری طرح سکون اور خوشی حاصل ہے۔

بعینہ اسی طرح کے خیالات کا اظہار کملاداس (ثریا) نے بھی کیا ہے کہ اسلام محبت کا مذہب ہے۔ یہ عورت کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور میں تحفظ چاہتی ہوں۔

محترمہ ثریا صاحبہ اسلام قبول کرنے لینے کے بعد اب آپ امن میں ہیں۔ کیونکہ اسلام امن کا ضامن اور امن کا داعی ہے۔ محترمہ ثریا صاحبہ نے جو اعلان کیا ہے کہ اپنے آبائی گاؤں میں ایک مسجد بناؤں گی تا کہ اذان کی آواز سے میرے گھر والوں کے ہندوانہ تصورات بدل جائیں۔

**ہندو مذہب حکایات کے مجموعے اور مذہبی پنڈتوں کی ذاتی تحریروں کا دین ہے جس کا اصل اور حقیقت کوئی نہیں۔ اس کا اقرار بہت سے ہندو مصنف کر چکے ہیں۔**

بعینہ اس طرح فرانس کے مشہور آرٹسٹ نے اسلام قبول کر لیا ہے اس کا سابقہ نام "برنارڈ جو" ہے اور موجودہ اسلامی نام عبدالعزیز ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے اپنے فن سے عشق تھا اور اس کے لئے میں دنیا کے مختلف ملکوں میں کثرت سے سفر کرتا تھا۔ اس سلسلہ میں میں مصر گیا اور قاہرہ اور اسکندریہ میں چند روز قیام کیا۔

ایک روز جب کہ میں قاہرہ کی سڑکوں پر چل رہا تھا۔ میرے کان میں ایک پرکشش آواز آئی یہ اذان کی آواز تھی جو مسجد کے میناروں سے بلند ہو رہی تھی۔ اس قسم کی آواز میں نے پہلی بار سنی تھی۔ مجھے مزید جستجو ہوئی۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ نماز کی پکار ہے تو میں مسجد میں گیا اور لوگوں کو صف بستہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اذان کی آواز اور نماز کے مناظر نے مجھے غیر معمولی طور پر متاثر کیا۔ میں فرانس واپس آیا تو میں نے اسلامی لٹریچر تلاش کر کے اسلام کا مطالعہ شروع کر دیا۔ میں نے قرآن کی تلاوت کی کیسٹ بھی سنی۔ ان عربی کیسٹوں کو اگرچہ میں سمجھتا نہ تھا مگر ان کا سننا مجھے اچھا لگتا تھا۔ اس لئے میں ان کو سنتا رہا۔ اس کے بعد دوبارہ مصر گیا۔ وہاں میں نے الازہر کے علماء کے سامنے اسلام قبول کر لیا اب میں محسوس کرتا ہوں کہ سابق "برنارڈ جو" اور موجودہ "عبدالعزیز" میں بہت زیادہ فرق ہے۔ اسلامی عقیدہ نے میرے طریقہ کو بدل دیا ہے۔ تاریکی کے بعد اب میں روشنی میں آ گیا ہوں۔ مجھے اپنے اندر ایک سکون محسوس ہو رہا ہے۔ جس سے میں اس سے پہلے کبھی آشنا نہ تھا۔ اسلام میری روح اور میرے جسم میں خون کی طرح رواں دواں ہے۔ (دعوت اسلام)

مسٹر سبورو ایک جاپانی پروفیسر تھے ان سے کہا گیا کہ وہ جاپانی انسائیکلو پیڈیا کے لئے اسلام پر ایک آرٹیکل تیار کریں۔ اس مقصد کے تحت انہوں نے اسلام کا مطالعہ شروع کیا۔ مطالعہ کے دوران ان پر اسلام کی سچائی روشن ہوتی چلی گئی۔ ان کے دل نے گواہی دی کہ یہی انسانیت کا حقیقی مذہب ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کا آرٹیکل تیار ہوا تو وہ خود بھی اسلام قبول کر کے عملاً اسلام کے دائرہ میں داخل ہو چکے تھے۔ یہ واقعہ 1930ء کا ہے (دعوت اسلام)

اسلام زندہ ہے اور زندہ رہے گا کبھی ختم نہ ہوگا کملاداس کو قبول اسلام مبارک ہو۔